میلاد قادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی قادرا بندہ نوازا — کریما کارسازا بے نیازا

بحق شاہِ دین سردارِ عالم — طفیلِ قطبِ دوران غوثِ اعظم

عطا کر کلک کو میری وہ امکان — لکھوں میں جس سے حالِ شاہِ جیلان

سعادت یاب ہوں خاص و عام — مرا ہو خیر سی آغاز و انجام

حمد بیحد وثنائے بیعد داوس احد صمد واحد لم یلد ولم یولد خالق لم یکن لہٗ کفواً احد کو سزاوار ہے کہ جسنے چہرۂ مانوس عروس انوار ذات مستغنی صفات اپنا بیچ پردۂ قالب حاجت انسان خاکی بنیان کے بہزار جمال وجلال جلوہ گر فرمایا اور درود نامحدود اوپر اوس رسول مقبول خاتم المرسلین امام الثقلین شافع یوم الدین شارح اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ عارف رحمٰن الرحیم ہادی صراط المستقیم حامی انعمت علیہم ماحی مغضوب علیہم قاتل ضالین حبیب مجیب امین

باعث نزول سورۂ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ
اجمعین پر ہے کہ جس نے وہ نور موفور السرور بیچ آئینۂ دل محبت منزل ہر
کمترین خاک نشین درگاہِ عرش پناہ اپنے کے دکھلایا و تحفہ تحیات زاکیات اور
احباب کرام و اصحاب عظام آل سراپا جلال اولاد امجاد و ایمہ اطہار معادن
انوار و مخزن اسرار علی الخصوص خاص ملک الناس برگزیدۂ رب الناس
پسندیدۂ آلہ الناس دافع شر وَسواس الخنَّاس واقف اسرار صُدُورِ النَّاسِ
افضل مِنَ الجِنَّۃِ وَالنَّاسِ شارع شروع شریعت و طریقت شارح شرح
معرفت و حقیقت سید الاولیا سند الاصفیا مہر سپہر عرفان سپہر مہر قرب
یزدان دُر دریائے وصال الٰہی دریائے دُر جمال و جلال ناستناہی معدن
انوار ایزدی مخزن اسرار سرمدی مظہر حسن لایزالی مظہر سر بیمثالی منبع علم
ایزد پاک مجمع جن والنس و املاک شاہنشاہ عالم پناہ عالیجاہ گردون بارگاہ
معجز نگاہ محب آل پیشوا راہ نما امام الہدا خاص خدا فخر شرف بنی آدم
قطب الاقطاب مقبول رب الارباب عرش نشین محی الدین سلطان کونین
غوث الثقلین محبوب سبحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ و عن آلہ و اتباعہ پر کہ جسنے رشتہ قرب و وصال ایزد بیچون و بیچگون اور
بے شبہ اور بے نمون کا بتلایا اما بعد فقیر حقیر امیر خان آکرابادی
سنے یہ تذکرہ عالیہ مقدمۂ مقدسہ بعضے حالات کرامات لطیفہ و حکایات

معجزات شریفہ جناب کرامت مآب محبوب سبحانی غوث صمدانی کا مہینے ربیع الاول ۱۲۶۳ سنہ بارہ سو ترسیٹھہ میں کہ تاریخ تالیف اور نام کتاب مصرعۂ آخر اس قطعہ سے ظاہر ہے لکھا قطعۂ تاریخ کتاب ہذا

لکھا جو نسخۂ حال کرامت اوس شہ کا	کہ جس کے ہو نہیں سکتی البشر سے کچہہ تعریف
کہا یہ مصرعۂ تاریخ مجہسے ہاتف نے	کیا امیر نے مولود قادری تالیف

تو معتقدان خاندان عالیہ و مریدان سلسلۂ قادریہ سُننے اس احوال سعادت اشتمال سے دولت دارین و سعادت کونین حاصل کریں اور بیچ حق اس عاصی پر معاصی کے عند اللہ دعاء خیر فرماویں یَا رَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِكَ وَهَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِكَ پوشیدہ مبادکہ کتب صحیحہ اور روایت معتبرہ سے منقول ہے کہ سید عبد القادر بن ابی صالح بصری بن سید ابی عبد اللہ بن سید یحیی زاہد بن حضرت امام حسن بن حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اب جاننا چاہیے کہ کنیت حضرت کی ابو محمد اور اسم مبارک عبد القادر اور لقب محی الدین ہے اور وجہ تسمیہ لقب محی الدین کی یہ ہے کہ ایک بار وہ دستگیر درماندگان حیات بخش مردہ دلان سیر و سفر کرتے ہوسے جانب بغداد تشریف لاسے اتفاقاً ایک شخص بیمار زار و نزار زندگی سے لاچار اوس محبوب ستار و مقبول غفار پاس آیا اور بسبب قلت طاقت اور کثرت

ضعف اور نقاہت کے گر پڑا حضرت سے عرض کیا کہ اے دستگیر میرے
دستگیری کرو اور اوپر حال مجھ شکستہ حال کے رحم فرما حضرت قطب عالم غوث
اعظم نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر اوٹھایا او سنے مثل نخل تازہ سرسبز ہو کر کہا اے
محی الدین تم مجھکو نہین پہچانتے کہ مین دین محمدی ہون بسبب ضعف اسلام کے
میری یہ صورت ہوگئی تھی اب بارے بطفیل تمہارے پھر مین از سر نو بدرجہ
اول پہنچگیا اور حق تعالے نے تمکو لقب محی الدین عطا فرمایا وہان سے حضرت
جامع مسجد بغداد مین تشریف لائے پہلے ایک شخص نے آکر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا مُحْیِيَ الدِّیْنِ جب آپ نماز پڑہکر فارغ ہوئے تمام خلق یہی نام لینے لگی
حالانکہ یہ نام کوئی نجانتا تھا شعر ہادی راہ محمد ہے وہی * زندہ ساز
دین احمد ہے وہی * روایت ناقلان اخبار و راویان راست گفتار
سے منقول ہے کہ جب نور لامع و ضیائے ساطع نطفۂ لطیفہ حضرت نے
پشت والد ماجد سے منتقل ہوکر بیچ شکم جمیل الشیم والدہ شریفہ کے
نزول فرمایا اوسوقت سن شریف بی بی صاحبہ کا ساٹھہ برس کا
کہ وقت قطع امید حمل کا ہے تھا یہ کرامت ظاہر ہے کہ بشرف وجود
باجود حضرت کے ایسا خرق عادت ہوا کہ خلاف عقل و نقل ہے
خاتون عارفان سے ظہور مین آیا بعد گذرنے ایام مقررہ حمل کے وہ اختر
برج ولایت گوہر درج سعادت شبستان ہدایت چراغ خاندان امامت

گل گلستان حسنی بلبل بوستان حسینی اکیسوین ۲۱ تاریخ رمضان المبارک دوشنبہ کے دن بعد انقضائے سن چارسو اکہتر ہجری کہ تاریخ ولادت حضرت کے مصرع آخر اس قطعہ سے نکلتی ہے قطعہ تاریخ ولادت حضرت

ہوا جہاں میں جو کا لبدرِ فی الدجی و الشمس	وہ آفتاب سپہر جلال یزدان کا
کہا امیر سے ہاتف نے مصرعہ تاریخ	حسینے و حسنی ہے وہ ماہ گیلان کا

طراوت افزائے گلشن جہان و نضارت بخش چمن زمانہ کا ہوا ابیات تولد

تولد ہوے قطب چرخ و زمین	تولد ہوے غوث دنیا و دین
تولد ہوے افسر افسران	تولد ہوے خسرو خسروان
تولد ہوے سید اولیا	تولد ہوے سرور اصفیا
تولد ہوے وہ امام الہدیٰ	تولد ہوے شاہ خاص خدا
تولد ہوے لخت قلب حسینؓ	تولد حسنؓ کے ہوے نور عین
تولد ہوے دستگیر انام	تولد ہوے ہادی خاص و عام
تولد ہوے غوث عالی مقام	علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

ابیات سلام

السّلام ای عاشق و معشوق حق	السّلام ای طالب و مطلوب حق
السّلام ای ہادی راہ خدا	السّلام ای حامی و شاہ ہدا
السّلام ای خسرو عالم پناہ	السّلام ای شاہ گردون بارگاہ

السّلام ای بادشاه اولیا
السّلام ای افتخارِ صفیا
السّلام ای مظهر اسرار حق
السّلام ای مطلع انوارِ حق
السّلام ای بادشاه این وجهان
السّلام ای مالک ہر دو جہان
السّلام ای مالک دنیا و دین
السّلام ای سالکِ عرش برین
السّلام ای نور چشم مرتضےٰ
السّلام ای شمع دین مصطفےٰ
السّلام ای غنچۂ باغ حسینؑ
السّلام ای شہ حسن کے نور عین
السّلام ای قطب قطب الاولین
السّلام ای غوث غوث الاخرین
السّلام ای عاشق حق السلام
السّلام ای شائق حق السلام

قصیدۂ مدح

مری ہی زیر قلم اب قلم و تقریر
کروں قصیدۂ مدح شہ جہان تحریر
غلام بندہ و خادم گناہگار فقیر
غریب و عاجز و عاصی و کمترین امیر
کری ہے عرض لعالیجناب اوس شہ کے
کہ جسکے غاشیہ بردار سب ہین شاہ و وزیر
سمک سی تا بسما اوسکی زیر فرمان ہے
فرشتہ حور و پری جن و انس خرد و کبیر
وسی کی تابع ارشاد ہی قضا و قدر
اوسی کی تحت حکومت ہی کشور تقدیر
اوسیکا جلوہ ہی جا بجا لی نہ رواق فلک
اوسی کی نور سی روشن ہین مہر و ماہ منیر
اوسی کی ابر کرم سی ہین تازہ غنچہ و گل
اوسی کی شوق مین کرتی ہی عندلیب نفیر
یہ رائحۂ گل فیض اوسکا جس جگہ پہونچا
توہو وی مشک ہی پیدا دہان بجائے قیر

جو عکس مہر کرم اوسکا ذرے پر پڑجائی — تو سوز رشک سی جلجائی مہر پُر تنویر

وہ دستگیر و شہنشاہ و غوث اونکا ہی — جو ہین گے مست مے جام شوق رب قدیر

غلام اوسکے جو گھر کا ہی وہ سبکا شاہ — فقیر اوسکے جو در کا ہی سب ہین اوسکی فقیر

ہی اوسکی خاک قدم کحل دیدۂ عرفان — ہوئی ہین فیض سی اوسکی بہت ضریر بصیر

کہلین ہین چودہ طبق ایکدم مین نسل اسما — یہ ہی نگاہِ کرامت پناہ کی تاثیر

وہ چہرہ نور علیٰ نور نور سی ہے — یہ میری عقل ہی حیران کہ کسسے دیوی نظیر

مصور ازلی نی بکارگاہِ جہان — ہزار نقش لکھی پر لکہا نہ اوسکا نظیر

درود چاہیے پڑہنا کہ رخ وہ آل علی — نکات مصحف اسرار حق کا ہی تفسیر

محبت اوسکی ہی ہادی راہ حق واللہ — عداوت اوسکی ہی قہر خدا کی ہی شمشیر

غریق بحر غم و رنج و جرم عصیانکا — یہ ہی غلام ترا دستگیر دست بگیر

قصیدۂ صفت شاہ دستگیر اسیر — کہان مجال اثیر کی ہی جو کری تحریر

یَا رَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِكَ وَهَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِكَ

روایت شیخ ابو سعید رحمہ اللہ کہتے ہین والدہ ماجدہ حضرت کی فرماتی تہین کہ فرزند ارجمند عبد القادر رضی نے رمضان مین کبہی صبح سے شام تک شیر نوش نہین فرمایا بلکہ کبہی اس امر کا ارادہ بہی نکیا شعر تعالی اللہ کہ جب وہ مہر چرخ اصطفا چمکا * شبستان جہان روشن کیا بس نور تقوے کا * چنانچہ اکثر کتابون مین لکھا ہے کہ ایک سال ماہ رمضان مین اختلاف واقع ہوا

یعنے بسبب ابر کے چاند نظر نہ آیا اور اہل شہر متفق ہوکر آپکے والدۂ شریفہ
کے حضور مین آئے اور پوچھا کہ آج صاحبزادہ بلند اقبال نے شیر نوش فرمایا
ہے یا نہین انہون نے ارشاد کیا کہ آج صبح سے اس آفتاب ولایت نے
دودہ نہین پیا بمجرد دریافت اس حال کے تمام خلق نے اوس روز روزہ
رکہا اور بعد دو تین روز کے تحقیق ہوا کہ فی التحقیق اوسی روز چاند ہوا تہا
تمام شہر بغداد شریف وغیرہ مین شہرہ ہوا کہ محلہ سادات مین ایک لڑکا
پیدا ہوا ہے کہ رمضان مین دن کو دودہ نہین پیتا بلکہ اوسطرف نظر بہی نہین
کرتا ہے قطعہ نیک جس شخص کا کہ ہو انجام * اوسکا آغاز خوب ہوتا ہے *
سچ کہی ہے مثل یہ لوگون نے * پہول سے پہل کا وصف پیدا ہے *
جب سن حضرت کا قریب پانچ برس کے پہنچا اگر لڑکون کے ساتہہ کہیلتے
تو فوراً غیب سے آواز آتی کہ اِلَیَّ یَا مُبَارَكُ یعنے آ تو ہماری طرف
ایمبارک شعر کسلیے جاتے ہے اور ونکی طرف ایقادر * اسطرف آ
کہ ترا یار وفادار مین ہون * آپ بمجرد سُن نے اوس آواز کے خوف
سے بہاگ کر کنار والدہ ماجدہ مین چہپتے تہے پہر جب آپ بالغ ہوئے
وہ آواز خلوت مین سنتے اور وقت مجاہدہ خواب مین وہی حال دیکہتے
تہے شعر خواب مین غیب سے یہ آئی ندا * سونہ بیدار رہو براہ خدا *
اور جسوقت عمر مبارک جناب کرامت مآب بعمر دہ سال کو پہنچی مکتب مین

تشریف لیجاتے اکثر ملائکہ آپکی محافظت کے لیے مکتب تک گرد پیش
آتے اور بآواز بلند کہتے کہ اوٹھو جگہ دو ولی خدا کو ایک بار ایک لڑکے نے
فرشتے سے پوچھا کہ یہ لڑکا کسکا ہے کہ جسکی ایسی بزرگی اور تعظیم کرتے ہین نظم

کہا اوسنے بفضل رب جہان ۔ ہو ویگا یہ جوان عظیم الشان
کوئی ہوگا کہین نہ اوسکا نظیر ۔ چہ فقیر و غنی چہ شاہ و وزیر

حضرت چند عرصہ مین علم ظاہری سے فارغ البالی حاصل فرماکر متوجہ علوم
باطنی کے ہوے شعر علم صوری و معنوی پڑہکر * ہو گئے غوث شاہ
جن و بشر * اور جب سن شریف حضرت کا اٹھارہ برس کا ہوا ایکبار
عرفہ کے دن گھر سے باہر نکلے اور بیل زراعت کے لیئے لیچلے دفعتًا اوس
بیل نے پیچھے پھر کر کہا اے عَبْدَ اللّٰہِ مَا لِھٰذَا خُلِقْتَ وَمَا لِھٰذَا اُمِرْتَ
یعنے تو اس لیے نہین پیدا ہوا ہے نہ واسطے اس کام کے حکم کیا گیا ہے
حضرت پھر آئے اور کوٹھی پر چڑہ گئے دیکھا کہ بہت سے لوگ بالائے
عرفات کھڑے ہین آپنے وہان سے اوترکر والدہ ماجدہ سے عرض
کیا کہ مجھکو رخصت فرمائیے تو مین بغداد کو جاؤن اور تحصیل علم دینی
اور دنیوی کرون اور زیارت صالحین سے مشرف ہون والدہ
شریفہ نے استفسار باعث اس ارادیکا فرمایا آپنے وہ حال بیل کا
بیان کیا وہ آبدیدہ ہوئین اور کہنے لگین شعر تو عزم سفر کردی و خستہ جگرما

بستی کمر خواہش شکستی کمر با + مگر راضی برضاء الٰہی ہوکر چالیس دینار کہ میراث
والد سے رکھے تھے زیر بغل پیراہن مین سی دیے اور کہا کہ ہرگز جھوٹ نہ بولنا
خدا تعالے سے راستی کیجیو وقت رخصت بصد آہ و فغان فرمایا اسکے
سخت جگر تجھکو خدا کو سونپا حضرت نے حکم والدہ ماجدہ کا قبول کیا اور
ہمراہ قافلہ کے جانب بغداد قدم رنجہ فرمایا نظم آن ترک عجم چون زمی حسن
طرب کرد + برپشت سمند آمدہ وصید عرب کرد + چون کاکل ترکانہ برانداخت
بہ مستی + غارتگریے کوفہ و بغداد و حلب کرد + خوبان کہ ز خوبی چو گل و
سبزہ نمودند + از ناز ہمہ زیر قدم کرد عجب کرد + آن ماہ چہ ماہی و چہ
شاہیست در عشق + ہر غمزدہ یافت ازو ہرچہ طلب کرد + نظم ترک عجمی
کاکل ترکانہ برانداخت + از خانہ برون آمد و صد خانہ برانداخت + آندم
کہ عقیق لب خود در سخن آورد + خون از دہن ساغر و پیمانہ برانداخت +
جب قافلہ شہر بغداد سے آگے بڑھکر صحرا مین پہنچا ناگاہ ساٹھ نفر غارتگر
قافلہ پر گرے اور ہر شخص کو لوٹنے لگے ایک غارتگر نے حضرت سے
پوچھا اے لڑکے تیرے پاس کیا ہے آپنے فرمایا کہ چالیس دینار اوسنے
کہا کہ کہان ہین فرمایا پیراہن مین زیر بغل سیئے ہوئے ہین وہ یہ بات ٹھٹھہ سمجھکر
چلا گیا اور دوسرا غارتگر حضرت پاس آکر پوچھنے لگا آپنے جو اول سے کہا
تھا وہی دوسرے سے فرمایا وہ دونون باہم اپنے سردار پاس گئے اور یہ

ماجرا بیان کیا سردار غارت گر نے اپنے پاس حضرت کو بلوایا اور خود دریافت حال
ہوا آپنے پہر وہی حال من وعن بیان فرمایا اوسنے پیرہن کہول کر تلاش کیا
تو جو کچھ کہ حضرت نے کہا تہا سچ نکلا سردار غارت گر نے حضرت سے عرض کیا
کہ تم سچ کسواسطے بولے اور اپنے دینار کیون نہ چہپائے جناب کرامت
مآب نے فرمایا سہ راستی موجب رضاے خداست * کس ندیدم کہ گم شد
از رہ راست * مینے اپنی والدہ شریفہ سے وعدہ اور عہد کیا ہے کہ ہرگز
جہوٹ نہ بولونگا اور کبہی خلاف وعدہ نکرونگا ایس کیونکر جہوٹ بولون
اور وعدہ وفا نکرون اور عہد مین خیانت روا رکہون شعر دروغ اے
برادر مگو زینہار * کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار * کسے را کہ گردد زبان
دروغ * چراغ دلش را نباشد فروغ * سردار غارتگر نے جب یہ کلام
زبان معجز بیان سے سنا بہت رویا اور کہنے لگا اللہ اکبر یہ لڑکا اپنی ماں کا
وعدہ وفا کرتا ہے اور مین اتنی مدت سے حکم احکم الحاکمین جل جلالہ کا
بجا نہین لاتا یہ کہکر اوپر دست مبارک اوس رہنما امام الہدے کے توبہ کی
بعدہ جتنے اور تابعین اوسکے تہے سب نے کہا کہ جب تو رہزنی مین مہتر تہا
اب توبہ مین بہی بہونگا افسر ہوا اونہون نے بہی اوس موسی زمانہ عیسے
دوران سے بیعت کی اور مال اور اسباب قافلہ کا اہل قافلہ کو پہیر دیا اور
اوسکے عوض مین سرمایۂ حسنات دنیا اور عقبی حاصل کیا شعر تعالی اللہ

عجب شان حبیب کبریائی ہے ٭ کہ جسکے پنجۂ قدرت مین ملک رہنمائی ہے
یَارَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِكَ وَهَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِكَ
اے معتقدان خاندان غوثیہ واے مریدان سلسلۂ قادریہ مژدہ باد کہ
فرمایا ہے حضرت قطب کونین غوث الثقلین نے کہ مجھکو ایک محضر بمقدار
طول نظر کہ اوسمین نام میرے اصحاب و احباب او معتقدان اور مریدان
کا کہ قیامت تک مجھسے ارادت و نسبت کرینگے بدین مضمون لکھا ہوا
کہ یہ سب ان سبکو بخشا جناب الٰہی سے مرحمت ہوا اپنے مالک سے کہ
داروغہ دوزخ کا ہے پوچھا کہ کوئی شخص میرے ارادت مندون مین سے
تیرے پاس ہے کہا نہین پس اے عاشقان معشوق الٰہی واے طالبان عاشق
ناآشنا ہی عشق اوس محبوب سبحانی ہادی لاثانی کا اپنے دل محبت منزل مین
پیدا کرو کہ مثل ذات بابرکات اوس محبوب ایزد کائنات کے کسی سلسلے مین
ایسا بزرگ نہین ہوا بلکہ سب اولیا نے آپہی سے توسل ڈہونڈا ہے اور
اولیاء ما سبق نے بہی جناب الٰہی سے درخواست کی ہے کہ خدایا ہمکو محبت
اور اطاعت اپنے محبوب مقبول قطب الاولین والآخرین کی عطا فرما تو برکات
کونین وسعادت دارین ہمارے شامل حال رہے غزل جو کوئی والہ و مست
مے عرفانی ہے ٭ فی الحقیقت بطفیل شہ جیلانی ہے ٭ خاندان اور ہین
جتنے وہ ہی اون سبکا غوث ٭ اور سب سلسلون کی اوسکو ہی سلطانی ہے

خلق میں مثل حسن خو میں ہیں مانند حسین | شوکت و سیرت و صورت میں علی ثانی ہے
اک نگاہ کرم و لطف و ترحم کا امید | آرزومند ترا یا شہ جیلانی ہے

اور فرمایا ہے حضرت نے طُوبٰی مَنْ رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ ترجمہ یعنے خوش وہ شخص ہو کہ جسنے مجھکو دیکھا یا اوسکو دیکھا کہ جسنے مجھے دیکھا یا اوسکو دیکھا کہ جسنے اوسے دیکھا علیٰ ہذا القیاس یہ سلسلہ سات درجہ تک پہنچتا ہے پس اے عاشقان دیدار مطلع الانوار محبوب سبحانی غوث الصمدانی

قطعہ جو دیکھتے نہیں ظاہر میں اونکی صورت خوب | کہ جنکے چہرہ سے نور خدا برستا ہے
تصور اب کرو اس حلیہ کا بدیدۂ دل | یہ حال صورت دیدار یہی دکھاتا ہے
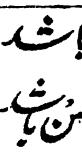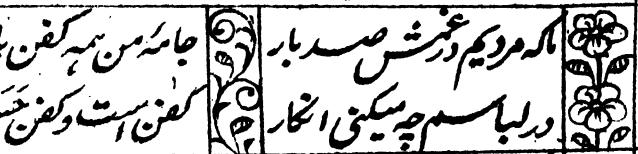
حلیۂ حلیہ

کہتے ہیں اکثر یہی اہل صفا | شیخ عبد القادر خاص خدا
تھے نحیف الجسم وہ شاہ جہان | ربع قامت سرو قد لاغر میان
تھے عریض الصدر گندم گون وہ شاہ | اور عریض اللحیہ جون ہالہ میں ماہ
دو نو ابرو تھے بہم یون پر فرح | آسمان پر جیسے ہو قوس قزح
آیت نور خدا رخسار او | زندہ ساز مردہ ہا گفتار او

یَارَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِكَ وَهَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِكَ

ناقلان اخبار کہتے ہین کہ جناب فیضمآب کا یہ معمول تھا کہ اگر خلیفہ وقت وغیرہ نذرانہ کرتا یا اور کوئی حضرت کے لیے جنس زر و نقرہ سے بطور نذر لاتا فرماتے

رکہد سے آپ ہاتہہ سے پنچہوے خادم سے کہتے کہ یہ اوٹہالے اور بقال اوس
نان پز کو دے تو صرف محتاجوں غریبوں کا ہووے اور جو شخص کہ حضرت کو
کچہہ نذر کرتا آپ بہی اوسکو عوض مین کچہہ بہتر عنایت فرماتے غلام آپکا
مظفر نام ہر وقت در دولت پر خوان روٹیونکا لیئے ہوئے کہڑا رہتا محتاجون
اور مسافرون کو بانٹتا شعر لائے اوس در پہ جسکو بس تقدیر ٭ ہو گیا پہر فقیر
سے وہ امیر ٭ اور تہوڑی زمین کہ حضرت کے ملک خاص مین تہی بعضے اصحاب
اوسکی زراعت کرتے اور جو کچہہ غلہ اوسمین پیدا ہوتا اوسی غلہ سے چار روٹیان
ہر روز پکا کر آخر روز حضور مین لاتے آپ ہر روز ایک روٹی حاضرین مجلس سے
ایک شخص کو اپنی اپنی واری سے عنایت کرتے باقی خود تناول فرماتے اور
حضرت کبہی کسی شخص امیر کی تعظیم کیواسطے نہ اوٹہتے نہ کسی صاحب حشمت
کے مکان پر جاتے نہ کسیکا کہانا کہاتے اور بادشاہ کے پاس بیٹہنا بہت
ممنوع سمجہتے اگر بادشاہ یا وزیر یا کوئی امیر آپکے پاس زیارت کو آتا تعظیم
نکرتے اور وقت گفتگو باتین سخت کہتے اور نصیحت مین مبالغہ فرماتے شعر
نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند ٭ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را
وہ لوگ با ادب چپکے بیٹہے رہتے دم نمارتے اور حکم آپکا بجان و دل قبول
کرتے اور اگر کبہی آپ چاہتے تو خلیفہ وقت کو فرمان باین مضمون لکہتے
کہ تجہکو حکم شیخ عبد القادر اسطرح سے ہے اور فرمان قضا جریان اسلیئے سترف

نفاذ پایا ہے جب خلیفۂ وقت تحریر فرمان دیکھتا منہ سے چومتا اور آنکھوں سے
لگاتا اور کہتا کہ حکم حضرت سراپا عظمت کا سچ ہے شعر عجب وہ حاکم قادر
محبّ یزدان ہے * کہ اوسکا حکم قضاؤ قدر کا فرمان ہے *؛ اور کپڑا آپ
بہت عمدہ سے عمدہ اچھے سے اچھا گران بہا پہنتے تھے چنانچہ شیخ ابوالفضل
بزاز کہتے ہین کہ ایک مرتبہ خادم حضرت کا میری دوکان پر آیا اور کپڑا قیمتی
فی درعہ ایک دینار کا طلب کیا مینے اوس سے پوچھا کہ ایسا کپڑا کسکے لیے
چاہیے کہا حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کیواسطے درکار ہے مینے
دل مین کہا کہ ایسا کپڑا بادشاہون کو زیبا ہے فقیرون کو کب روا ہے بمجرد
اس خیال باطل کے ایک سوئی میرے پاؤنمین چبھی کہ درد کے مارے بیقرار
ہوگیا ہرچند نکالا نہ نکلی مینے اقربا سے کہا کہ مجھکو جناب کرامت مآب شیخ عبدالقادر
کی خدمت مین لیچلو انہون نے ویسا ہی کیا جب مین حضرت کی خدمت مین
پہونچا فرمایا اے ابوالفضل تونے مجھپر اعتراض ناحق کیون کیا قطعہ

ما کہ مردیم در غمش صد بار	جامۂ من ہمہ کفن باشد
در لباسم چہ میکنی انکار	کفن است و کفن حسن باشد

یہ کہکر انگشت دست مبارک میرے پاؤن سے لگائی سوئی فی الفور
باہر نکل آئی جب تکلیف بالکل رفع ہوگئی حضرت نے فرمایا یہ تیرا اعتراض
بیجا تہا کہ بصورت سوزن تیرے پاؤنمین چبھا قطعہ قطب دوران شہنشاہ جہان

محی الدین ٭ مثل خورشید جہان مین جو ہے ہر بان خدا ٭ اعتراض اوسکے گدایان در درگہ کا ٭ ہے دل و دیدۂ منکر مین وہ مسمار بلا ٭ اور حضرت شب کو اول وقت نماز عشا پڑہ کر ذکر الٰہی مین مشغول رہتے جب ثلث اول گذرتا المحیط العالم الحسیب الفعال الخالق الباری المصور پڑہتے ہوے ہوا پر اوڑتے یہان تک بلند ہوتے کہ نظر سے غائب ہوجاتے پہر جانب آسمان سے اوترکر قرآن پڑہتے اور بعد گذرنے ثلث ثانی شب دیر تک سجدہ مین رہتے اور چالیس برس وضو عشا سے نماز صبح پڑہا کیے اور پندرہ برس تک بعد نماز عشا کے ایک پاؤن پر کہڑے ہوکر ختم کلام مجید کیا کیے ایک بار آپکے نفس نے عرض کیا شعر

آپ ذرا سو رہا کیجیے	اوٹھہ کے پہر یاد خدا کیجیے

حضرت نے نفس کا کہنا نہ سنا اور معمول اپنا بدستور رکہا پہر خواب بصورت انسان آپکے سامنے آیا حضرت نے جہنجلا کر جہچکار دیا اور وہ دفع ہوگیا اسیطرح دنیا و مافیہا طرح طرح کی صورتین بناکر سامنے حضرت کے آتے مگر وہ عاشق ربانی معشوق سبحانی کسی کی طرف التفات نکرتے اور مضمون اس شعر کا بزبان حال فرماتے شعر عشق فارغ کرد از دنیاؤ مافیہا مرا ٭ کے تواند بردوازہ عشوۂ دنیا مرا ٭ اور حضرت پندرہ برس درمیان ایک برج کے یاد الٰہی مین کہڑے رہے اسسبب طول اقامت

اوسس قائم الیل دائم الصوم کے اوس برج کو برج عجمی کہتے ہین اور اکثر
آپ تین روز سے چالیس دن تک روزہ رکہتے چنانچہ آپنے فرمایا ہے کہ
مینے ایکبار اوسی برج مین خدائے تعالے سے عہد کیا کہ مین کہانا نکہاؤنگا
جبتک مجہے دوسرا شخص نکہلائیگا اور پانی نہ پیونگا جبتک کوئی نہ پلائیگا
تابحدیکہ چالیس روز یونہین بیدانہ اور بے پانی گذرے بعد ایک چلہ کے
ایک شخص کہانا لایا اور میرے آگے رکہکر چلا گیا نفس نے بسبب شدت
بہوک کے چاہا کہ خود کہانا کہائے مینے کہا یہ ممکن نہین کہ خدائے عزوجل
کا عہد توڑدون اور آپ کہانا کہاؤن نفس باطن سے فریاد الجوع الجوع
کرتا تہا مگر مین کچہہ خیال مین نہین لاتا تہا اس اثنا مین ابوسعید اوسطرف سے
گذرے آواز نفس کی سنکر میرے پاس آئے اور پوچہا اے عبد القادر یہ
کیا حال ہے مینے کہا یہ فقط قلق نفس ہے اور روح یاد الٰہی مین خوش و
خرم ہے انہون نے کہا کہ میرے سات باب الرج تک آؤ یہ کہکر آپ روانہ
ہوے اور مجہے اوسیطور چہوڑ گئے مگر میرے دل نے نچاہا کہ یہان سے باہر نکلون
اور وہان جاؤن پہر خواجہ خضر علیہ السلام نے آکر کہا اٹہو اور شیخ ابوسعید
پاس جاؤ بموجب حکم الٰہی مین وہان گیا دیکہا کہ شیخ ابوسعید دروازے پے
میرے منتظر کہڑے ہین مجہکو دیکہکر کہنے لگے اے عبد القادر میرے کہنے
پر کفایت نکی خواجہ خضر نے بہیجا جب آئے اور گہر مین لیجاکر اپنے ہاتہ سے

لقمے بنا بنا کر مجھے کہلائے یہانتک کہ مین شکم سیر ہو گیا بعدہ اونہون نے
اپنے ہاتہ سے مجھے خرقہ پہنایا شعر واہ کیا صابر و شاکر ہے وہ محبوب خدا
جسکا ثانی کوئی دنیا مین نہ دیکھا نہ سُنا ٭ اور ابو المظفر کہتے ہین کہ مینے
کوئی شخص خلیق شفیق کریم و رحیم مظہر کمالات مستجاب الدعوات کریم
الاخلاق عمیم الاشفاق کثیر الشوکت شدید الھیبت زیادہ تر حضرت
سراپا عظمت سے نہ دیکھا کہ باوجود اسقدر شوکت اور عظمت حشمت
کے کہ امراء و سلاطین آپکے کمترین بندۂ درگاہ تھے ہر مسکین و فقیر اور
غریب و حقیر سے اتنا اخلاق اور اشفاق فرماتے کہ ہر شخص یہی سمجھتا
کہ حضرت مجھسے زیادہ اور کسی پر اتنی مہربانی نہین کرتے علی ہذا القیاس
ہمنشین آپکا ہر کوئی یہ جانتا کہ مجھسے سوا اور کسی کو دوست نہین رکھتے
ہونگے اور ہمیشہ آپ مہمانون اور مسکینون کے ساتہ کہانا کہاتے غریبون
محتاجون کے برابر بیٹھتے سوال کسی سائل کا رد نکرتے کبھی ناحق خفا ہوتے
بدخوئی طالب علمون پہ اغماض کرکے سیاست سے درگذر تے اور اگر کوئی
اصحاب حاضرین مجلس سے کسیوقت غائب ہوتا از روئے نوازش کے
جیسے اوسکے سامنے توجہ فرماتے تھے ویسے ہی غائبانہ اوسکے حق مین
کلمۂ خیر کہتے جو شخص قسم کہاتا اوسکی بابت سچ جانتے اپنے علم اور فضیلت کو

يَا رَبِّ أَعْطِنِي مِنْ حُبِّ مَحْبُوبِكَ وَهَبْ لِي مِنْ عِشْقِ مَعْشُوقِكَ

اظہار کرتے شعر واہ کیا خلق ہے کیا لطف ہی کیا رحمت ہے + واہ کیا علم ہے
کیا حلم ہے کیا شوکت ہی یَارَبِّ عَظِّنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِکَ وَھَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِکَ
اور ہمیشہ جناب فیض مآب جمعہ کے روز لباس عالمانہ زیب بدن فرماکے
اونٹ پر سوار ہوکر جامع مسجد مین تشریف لیجاتے ہزارون آدمی حاجتمند
راہ مین پہلے سے دو رویہ کہڑے رہتے اور ہر وقت زیارت اپنا اپنا
عرض حال کرتے سب بطفیل مقبول الٰہی اور محبوب نامتناہی اپنی اپنی
مقصد دلی کو پہنچتے نظم گذار شاہ جہان جسطرف سے ہوتا تہا + اودہر ہے
ہوتا تہا اگر ہجوم خلقت کا + جدہر نگاہ کرامت مآب کرتے تہے +
ہر ایک فقیر وگدا کو وہ شاہ کرتے تہے + اور جب بعد نماز آپ مسجد مین
وعظ فرماتے کلام معجز بیان مین اسقدر حسن قبولیت تہا کہ سب سننے
والے خاموش ہوجاتے اور دم نمارتے شعر یہ معجزہ لب معجز بیان
تہا واللہ + کہ چپکے رہتے تہے سب مثل بلبل تصویر + اور جو کچہہ آپ
فرماتے تہے اہل مجلس سب بجان ودل قبول کرتے تہے اور حسب
الارشاد واجب الاتقیا وعمل مین لاتے شعر جسطرف دیکہتے وہ
بہر کے نگاہ + موم ہوتا تہا سنگدل واللہ + حضرت نے فرمایا ہے
کہ مینے ایک شب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ مجہے
فرماتے ہین یَابُنَیَّ لِمَ لَا تَتَکَلَّمُ یعنے اے فرزند تو کس لیے کلام نہین کرتا

مینے عرض کی کہ اے جدامجد مین مرد عجمی ہون فصحاے عرب سے کیونکر
گفتگو کرسکون فرمایا منہ کھول مین ارشاد بجالایا حضرت نے سات مرتبہ
میرے منہ مین دم دیا اور فرمایا اُدْعُ اِلیٰ سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ
الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ یعنے ہدایت کر خلقت کو طرف راہ خدا کے سات
حکمت اور نصیحت کے نظم کرشمہ کن و بازار ساحری بشکن * بغمزہ
رونق بازار ساحری بشکن * برون خرام ببر گوے خوبی از ہمہ کس *
سزاے حور بدہ رونق پری بشکن * آپنے فرمایا کہ مین دوسرے
روز بعد نماز ظہر کے مصلّے پر بیٹھا رہا خلق میرے گرد جمع ہوئی اور میری
زبان بند ہوگئی پھر مینے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا
کہ اوس مجلس مین میرے سامنے تشریف رکھتے ہین اور فرماتے ہین
کہ اے فرزند باتین کیون نہین کرتا مینے بزبان حال عرض کیا اے
جد بزرگوار میری زبان بند ہوگئی ہے ارشاد فرمایا کہ منہ کھول مین
حکم بجالایا اونہون نے چھہ بار دم میرے منہ مین دم دیا مینے التماس
کیا کہ آپنے سات مرتبہ دم کیون نہین دیا فرمایا بپاس ادب حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ کہکر میری نظر سے غائب
ہوگئے اور مین باتین کرنے لگا راوی کہتا ہے کہ اول کلام حضرت عالم
علم لدنی کا یہ تھا رضی اللہ تعالے عنہ نظم یارب آن ترک عجم طرفہ عجب

دارد * چہ ملاحت چہ فصاحت چہ صباحت دارد * پیش او جملہ فصیحان
عرب اعجمی اند * کہ بسے تازگی و لطف و فصاحت دارد * پس حضرت
قطب کونین غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ نے برسر منبر مجالس مین
کہ اوسوقت ہزارہا آدمی وعظ سننے کے لیے حاضر تھے فرمایا قَدَمِیْ
هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنے میرا قدم اوپر گردن سب اولیائے خدا کے
ہے اوس وقت پچاس ولی کامل مجلس مین حاضر تھے بمجرد سننے اس
کلام معجز نظام کے سب نے کہا کہ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا یعنے بیشک آپکا
قدم ہمارے اور تمام اولیائے زمانی کے گردن پر ہے اور ہر ایک ولی
تیمناً وتبرکاً قدم کرامت توام اپنی گردن سے لگاتا اور سعادت اور
ہدایت اپنے اپنے حوصلہ ولیاقت کے موافق پاتا تھا بلکہ جسوقت
یہ کلام زبان معجز بیان سے نکلا علاوہ اون اولیائے حاضرین مجلس کے
تمام جہان کے اولیانے اپنے مریدون کے روبرو اقرار کیا اور قدم
فیض توام حضرت کا اپنی گردن پر لیا مگر ایک شخص نے اصفہان مین
اس حکم کا انکار کیا اور کہا کہ وہ بھی ایک مقبول خدا ہین مین بھی ولی اللہ
کاہون کسلیے اوسکا قدم گردن پر رکھون بمجرد اس خیال باطل کے حضرت
عبدالقادر کی کرامت نے حال اوس ولیکا چھین لیا اور عالیمقام درویشی سے
نیچ پستی بداندیشی کے ڈال دیا شعر واہ کیا قادری کیا قادری * خواہ

دے اور خواہ عظمت چھین لے + اور فرمایا ہے حضرت نے وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ
قَدَمٌ وَاِنِّیْ + عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ + یعنے قدم ہر ولیکا
بجائے خود ہے اور میرا قدم اوپر قدم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
ہے ہر جگہ علاوہ مقام نبوت کے شعر واہ واصل علے ہے وہ عجب
خاص خدا + قدم شاہ امم پر ہے قدم جسنے رکھا + ایک روز حضرت
جامع مسجد مین وعظ فرماتے تھے اور عبدالرزاق امیر منبر بیٹھے تھے اتفاقاً
سر اوٹھا کر جانب ہوا دیکھنے لگے فوراً بیہوش ہو گئے شیخ الشیوخ نے منبر سے
اوتر کر اونکو ہوشیار کیا راوی کہتا ہے کہ بیٹے عبدالرزاق سے باعث
بیہوشی کا پوچھا کہا بیٹے دیکھا ہوا پر مردان غیب لباس آتشین پہنے ہوے
اس کثرت سے کہ تمام صحن مکانکا چھپا ہے سر جھکائے چپکے کھڑے
ہین اور باتین حضرت داؤد زمان علیہ دوران کے بگوش دل سن رہے
ہین لگا ہے بعض نعرہ مار کر ہوا پر اوڑ جاتے ہین اور بعضے آہ کر کے زمین
پر گر پڑتے ہین اور بعضے اوسی جگہ ہوا پر شور و غل مچاتے ہین اور راوی
کہتا ہے کہ مجلس شیخ مین بارہا درمیان ہوا سے آواز نالہ و فریاد کی حاضرین
مجلس سنا کرتے تھے شعر عجب شاہنشہ دنیا و دین ہے + زمین جسکی بہ
از عرش برین ہے + ابو حفص عمر بن حسینی کہتے ہین کہ ایک بار حضرت نے
مجھسے فرمایا اے عمر تو میری مجلس سے جدا نہو کہ اوسے خلعت فاخرانہ جناب

الٰہی سے عطا ہوئے ہین واسطے برحال اوس شخص کے جو اس دولت سے محروم رہے راوی کہتا ہے بعد چند روز کے مین ایکدن مجلس شیخ مین بسبب غلبۂ خواب کے سوگیا دیکھا کہ خلعت سرخ و سبز اہل مجلس پر آسمان سے نازل ہوتے ہین مینے چاہا کہ آنکھین کھولکر اس حال سے اہل مجلس کو مطلع کرون فوراً حضرت سراپا عظمت نے مجھے اوس ارادے سے منع فرمایا سبحان اللہ کیا اہل محفل ہین اور کیا محفل فیض منزل ہیں اے خاک نشینان درگاہ قادریہ واسطے آستانہ بوسان بارگاہ غوثیہ اب محفل کرامت شامل ہولو و مسعود او ص مقبول رب ودود مین ہزاران ہزار جان و مال ایثار و نثار کرنا چاہیے کہ فی الحقیقت یہ محفل اقدس ثانی مجلس خاص الخاص ہے تاکہ ہر شخص شامل محفل انعام الٰہی سے فیضیاب ہووے اور دولت سعادت کونین اور خلعت حسنات دارین پاوے نظم یارب بطفیل غوث اعظم ٭ سلطان جہان و قطب عالم ٭ مجھکو بھی زراہ فضل کامل ٭ بزم شدین ہین کردے شامل ٭ شیخ ابو محمد مفرج کہتے ہین کہ جب شہرہ دولت فضیلت قادریہ اور آوازۂ سلطنت بلاغت غوثیہ تمام عالم مین مشتہر ہوا سو آدمی فقہائے بغداد کی متفق ہوکر محفل اقدس مین آئے تاکہ ہر شخص سخن مشکل اور مسائل لاحل حضرت سے پوچھے اور قائل اور معقول کرے جناب کرامت مآب بطور مراقبہ سر بگریبان ہووے راوی کہتا ہے دیکھا مینے کہ سینۂ ضیا گنجینہ سے ایک شعلہ نور کا نکلا اور اون سب لوگون کے

محیط ہوا اگر بجز میرے اور کوئی شخص اسحال سے مطلع نہ تہا ابن فقہاے بغداد
سب بیہوش ہوگئے اور فریاد نالہ وآہ کرنے لگے کپڑے پہاڑکر سر برہنہ منبر
چڑہ گئے اور آپکے پاؤن پڑے مجلس مین اوسوقت ایسا شور تہا کہ گویا تمام شہر
بغداد مین زلزلہ آیا پس حضرت نے ہر ایک کو اپنی آغوش مین ہمدوش کیا اور
سینۂ فیض گنجینہ سے لگایا جب اونکو ہوش ہوا فرمایا یہ تمہارے سوال کا
جواب تہا راوی کہتا ہے جب مجلس برخاست ہوئی مینے اون لوگون سے وہ
حال دریافت کیا اونہون نے کہا کہ جس وقت ہم شامل مجلس ہوے جوکچہہ یہ تہا
سب بہول گئے اور جب حضرت نے ہمین اپنی آغوش مین لیا اور سینہ سے
لگایا تمام علم بہولا ہوا یاد ہوگیا اور جواب سوال قرار واقعی دریافت ہوگیا
شعر دیا ہے آپنے ایسا ہمین جواب سوال ٭ کہ مثل اوسکے کوئی دیجواب کیا مجال
شیخ ابو سعید قیلوی اور شیخ خلیفہ رحمہما اللہ سے روایت ہے کہ اون دونو
اولیاء خدا نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا اور عرض
کیا یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے کہ میرا قدم سب اولیاء
زمانہ کے گردن پر ہے جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ وہ کیون نکہے کہ تمام
عالم کا قطب ہے اور مین ہر وقت اوسکا حامی ہون نظم ہین سبہی ملک و ملک
خاک در گیلانی ٭ زہے عالیقدر و قادری و سلطانی ٭ زاہد و عابد و قطب
فضلاء و علماء ٭ اوسکے در پر ہین کہڑے رہتے بہ دربانی ٭ منظہر فیض و سخا مظہر

الطاف و عطا * مطلع نور خدا راہ نما لا ثانی * ابو الخیر کہتے ہین ایکبار مین اور چند مشائخ بیچ محفل فیض منزل جناب کرامت مآب کے حاضر تھے حضرت مظہر سخاوت اور عنایت نے فرمایا کہ آج مجسے ہر شخص جو کچہہ طلب کریگا انشاء اللہ تعالے خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچیگا چنانچہ حسب ارشاد شیخ ابو سعید نے ترک اختیار کیا اور شیخ ابن قائد نے قوت مجاہدہ شیخ عمر بزار نے خوف خدا اور مرتبہ صدق و صفا حسن فارسی نے ترقی اہل شیخ جمیل نے حفظ اوقات شیخ ابو برکات نے عشق یزدانی شیخ ابو الخیر نے معرفت تمیز واردات ربانی وغیرہ شیخ خلیل نے قطب طالب کیا جناب کرامت مآب نے فرمایا عربی كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا یعنے ہر ایک کو ہم پہنچاے جاتے ہین انکو اور انکو تیرے رب کی بخشش مین سے اور تیرے رب کی بخشش کبھی نے نہین گہیری واللہ ختم باللہ جسنے جو کچہہ مانگا تہا وہی پایا نظم اے قادر قدرت خدا ئی * ہے حاکم حکم کبریائی * اے فیضرسان ہر دو عالم * محبوب خدا و غوث اعظم *

اے عقدہ کشائے بستہ کاران	امیدہ دہ امیدواران
جس شخص نے تجہسے جو کہ مانگا	بخشا وہ تو نے اوسکا چاہا
چاہے ہے امیر تجہکو تجہسے	یعنے تو جہہ مراد دے مجہکو مجہسے

یارب اعطنی من حب محبوبک وھب لی من عشق معشوقک

نقل ہے کہ ایک بار کوئی ولی کامل اپنا زور کرامت دکھانیکو شیر پر سوار ہوکر حضرت شیر بیشۂ ولایت وکرامت سے ملاقات کو آئے اور شیر کو دروازہ پر چھوڑکر آپ خانقاہ مین گئے ایک سگ ضعیف نواح خانقاہ سے آیا اور اوس شیر کو کھا گیا جب وہ بزرگ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوکے باہر آئے دیکھا تو وہ شیر نہین ہے ہر چند چارون طرف دیکھا کہین نظر نہ آیا پس وہ سگ شیر خوار آیا اور اونکے آگے شیر صحیح وسلامت اپنے منہ سے اوگل دیا معتقدانہ اونہون نے حضرت کے مدح مین شعر کہا شعر

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی	کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

مسدس
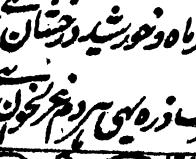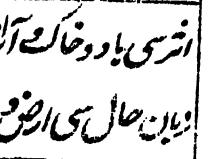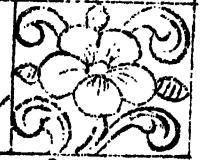
فقیر قادریہ ہو جو ہی منظور سلطانی
غلام غوثیہ ہوکر طلب ہی تجھکو خاقانی
فنافی الغوث ہو چاہی ہی اگر تو وصل یزدانی
فنافی الشیخ کیا ای عاشق معشوق سبحانی

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی

بنا چاہی ہی تو گر مطلع ماہ خدا دانی
دیا چاہی ہی ہونا مشرق خورشید عرفانی
ہمیشہ ہر دم و ہر لحظہ از راہ سخندانی
کیا کر تو اسی مطلع کی ای شاعر غزلخوانی

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

یہ ہی اب فیض عشق عاشق و معشوق سبحانی
کہ ہر ذرہ بھی در جوش انا الحسنے و جیلانی

ہر اک اہل زمین کرتا ہی ہر دم یہ در افشانی
ملایک بھی فلک پر کر رہی ہین یہ غزل خوانی

سنگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سنگ درگاہ جیلانی

مشرف گر ہوا چاہی بدیدار خدا ہر دم
طلب کر تو حضوری شہنشاہ ہدا ہر دم

بگوش جان و دل ایجان سن تو یہ صدا ہر دم
کہ فرش و عرش سی آتی ہی لبن سی ندا ہر دم

سنگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سنگ درگاہ جیلانی

باب قرب و وصل حق ہوا چاہی اگر ظاہر
تو ہان سر صدای شوق ہر شی سی تو ہو ہا کر

خفی ہرگز نہین یہ تو جلی ہی بات او نا کر
وحوش و طیر جن و انس سب کہتے ہین یہ ظاہر

سنگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سنگ درگاہ جیلانی

سپہر قرب یزدان کا ہوا چاہی ہی گر تو ماہ
دیا اقلیم وصل حق کا ہونا چاہی شاہنشاہ

تو اس رمز خفی سے ہووے تو ہنیکو سیر آگاہ
کہ بر و بحر ارض و چرخ کہتی ہین یہی واللہ

سنگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سنگ درگاہ جیلانی

جو نوح و یونس و ایوب اقلیم ہدایت کا
دیا عیسے و موسے کشور کشف و ولایت کا
ہوا جیا ہی ہے یوسف یا کہ تو مصر جلالت کا
تو ہان کرو روا بداس مطلع میر کرامت کا

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دار سگ درگاہ جیلانی

کیا کرتا ہے اکثر شغل اس مطلع کا میکائیل
وظیفہ ایسی مضمونکا پڑھا کرتی ہین میکائیل
رہا کرتا ہی اکثر ذاکر ذکر اسکا عزرائیل
یہی واللہ ہی ورد زبان حضرت جبرائیل

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

اثر سی باد و خاک و آب و آتش نمایان ہی
اوسیکا فیض نور ماہ و خورشید درخشان ہے
زبان حال سی ارض و سما بہی یہ درفشان ہے
ہر اک قطرہ و ہر اک ذرہ یہی ہر دم نغمہ خوان ہے

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

غزلخوانی بلبل نغمۂ قمری سی الغافل
سرود ارغنون چنگ نی و سرنا بہی العاقل
صدائی کوس و بانگ طبل و دف سن ای کامل
سمجھتا ہی اگر کچہہ تو تو ہین معنی یہی حاصل

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

امیر خستہ دل آشفتہ خاطر عاصی بدنام
خبر ہی تجکو کچہہ تو نی سنا یعنی کہ ای ناکام

ہمیشہ ہر دم و ہر لحظہ و ہر آن و ہر ہنگام | جناب کبریا نی سی یہی ہوتا ہی بس الہام

سگ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

یَا رَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِكَ وَهَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِكَ

اوگر حضرت کو گاہے ضرورت درپیش ہوتی اکثر خدا تعالے بپاس خاطر آپکے حاجت روائی کے لئے فرشتے بہیجتا چنانچہ نقل ہے کہ ایکبار بسبب کثرت مصارف مہمانون کے جناب کرامت مآب پر پچاس دینار بقال وغیرہ کے قرض ہوئے ایکدن مرد اجنبی حضرت کے پاس آیا اور پچاس دینار نذر کرکے چلا گیا آپنے خادم سے فرمایا کہ یہ لے اور قرض دارون کو دے شیخ احمد پنجابی نے پوچھا کہ یا حضرت یہ کون شخص تہا فرمایا کہ فرشتہ تہا صبرفی القدس کہ خدا تعالے اپنے فضل و کرم سے اپنے دوستون خاصون کے پاس بہیجتا ہے تاکہ جو کچہ قرض اونکے ذمہ ہوا ہو ادا کرے شعر تعالی اللہ عجب مقبول وہ محبوب سبحان ہے * فرشتہ جسکے خاطر بہیجتا خلاق دوران ہے * اور بیچ بارگاہ عالم پناہ جناب فیض مآب کے دولت و حشمت نوکر چاکر اہلکار خدمتگار غلام وغیرہ بہت سے تہے پس ایک روز شب کیوقت کوئی چور بدین خیال کہ یہان مال بہت ہے آپکے دولت سرا مین کہ جہان مال و اسباب کے ڈہیر لگے تہے چوری کرنیکو گیا اور وہان جاتے ہی اندہا ہو گیا شعر کس

کیون بہلا نہووے کور ٭ دیکہے خورشید کا جو شہر نور ٭ حضرت کو حال اوس چور شور بخت کا معلوم ہوا فرمایا کہ مروت اور فتوت سے بعید ہے کہ جو شخص بامید سود وبہبود یہان آوے اور محروم جاوے شعر

کچہہ سلوک آپ چور سے اب کیجیے	ہو سکے جو کچہہ سوا وسکو دیجیے

حضرت اسی خیال مین تہے کہ مہتر خضر علیہ السلام نے آکر کہا کہ اے والی ولایت وکرامت واے مالک ملک ہدایت آج ایک ابدال کا وصال ہوا اب جسکو ابدال کیجیے آپنے فرمایا کہ ایک شخص شکستہ دل سعادت شامل ہمارا مہمان ہے جاؤ اوسکو یہان لے آؤ مہتر خضر علیہ السلام حسب الارشاد واجب الانقیاد فی الفور اوس چور پاس گئے اور جناب کرامت مآب کے حضور مین لے آئے حضرت نے اپنی عنایت سے بیک نگاہ کرامت پناہ اوس چور کو باطن روشن کردیا اور بجائے ابدال ماضی بحال فرمایا پس اے گداے سلسلۂ قادریہ واے زلہ رباے خاندان غوثیہ مژدہ باد کہ جب ایسا چورونکا شاہ کرنیوالا اور ایسا غوث کور باطنونکا روشن کرنیوالا تیرا والی اور حامی ہے مروت اور فتوت اوس عالی منزلت معالی منقبت کے کب مقتضی اسبات کی ہوگی کہ تجہکو دولت کرامت سے محروم رکہے

نظم

عجب ہی شہ وہ حسینی کہ چور کو جو ال	بیک نگاہ کرامت بنا دیا ابدال
زہے نصیب کہ جو کوئی ہی بصدق وصفا	فقیر اوسکا کہ جسکا نظیر ہے نہ مثال

یَارَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِکَ وَھَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِکَ

شیخ شہاب الدین کہتے ہین کہ ایام جوانی مین علم کلام مین پڑہتا تہا اور چچا صاحب ہرچند منع فرماتے مگر مین باز نہین آتا تہا یہانتک کہ ایکروز عموصاحب واسطے زیارت حضرت شیخ السموات والارض کے مجھے اپنے ہمراہ لے گئے جب دیدار فائض الانوار سے مشرف ہووے عرض کیا کہ یا حضرت یہ میرا بہتیجا ہے مین اسکو ہرچند منع کرتا ہون مگر تحصیل علم کلام سے باز نہین آتا ہے جناب کرامت مآب نے مجھسے فرمایا کہ تو نے علم کلام کی کون کون سی کتاب پڑہی ہے مینے چند کتاب کا نام بتایا حضرت نے دست مبارک ایکمرتبہ میرے سینے پر پہیرا واللہ جو کچھ مینے پڑہا تہا سب بہول گیا ایک حرف بہی یاد نرہا اور ابواب علم لدنی میرے دل پر کہل گیا شعر

واہ کیا قادر اعجاز ہی سبحان اللہ		واہ کیا زور کرامت کا ہی واللہ باللہ

اور ابو المظفر منصور کہتے ہین کہ مین ایکروز بیچ محفل فیض منزل آنحضرت سراسر عظمت کے گیا اوسوقت ایک کتاب علم فلاسفہ کی میری بغل مین پوشیدہ تہی حضرت نے بغیر دیکھے بے پوچھے فرمایا اے منصور یہ کیا کتاب تیرا رفیق بد ہے فرو بشو اوراق اگر ہمدرس مائی ٭ کہ علم عشق در دفتر نگنجد ٭ مینے بپاس ادب اقبال حکم کیا اور باطن مین انکار اوس واقف اسرار دانائے نہان وآشکار نے فرمایا دیکہو اس کتاب مین کیا لکہا ہے

ہینے وہ کتاب حسب الارشاد حضرت کو دے دی جب کتاب کو کھولکر دیکھا تو
بالکل کورا کاغذ نظر آیا بعدہ چند مرتبہ آپنے ورق گردان کے فرمایا کہ اسمین
فضائل قرآن لکھے ہین یہ کہکر مجھے عنایت فرمائی دیکھا مینے کہ فی الحقیقت
بہت خوشخط اوسمین فضائل قرآن تحریر ہین پس حضرت نے مجھسے فرمایا
اے منصور تو توبہ کر اس بات سے کہ جو دلمین ہو اور زبان سے کہے مینے اوسیوقت
توبہ کی اور سب مسئلہ اوس کتاب کے بھول گیا شعر کون اوس تادر سے
ہے بہتر بھلا ٭ جانے ہے جو حال دل ہر شخص کا ٭ ایکبار حضرت سراپا برکات
شیخ علی ہیتی کی عیادت کے لیے تشریف فرما ہوئے اوسکے گھر مین دو
درخت خرما عظیم الشان خشک تے کہ مدت سے اونمین پھل نہ لگتا تھا
حضرت نے ایک درخت کے نیچے وضو کیا اور دوسرے پیڑ کے تلے
دوگانہ نماز ادا فرمایا اوسی روز وہ دونو درخت کہنہ از سر نو سرسبز اور بار
آور ہو گئے قطعہ جس زمین پر کہ گذر تیرا ہوا ہے آب حیات ٭ وہ اگر
سنگ ہو تو سبزہ تر ہو جاوے ٭ سرو قد کا ترے گر سایہ پڑے کانٹے پر ٭
گلبن پر ز گل و بار و ثمر ہو جاوے ٭ ایک روز محبوب عادل حقیقی
مقبول حاکم تحقیقی کہین تشریف لیے جاتے تے راہ مین دو شخص نصرانی
اور محمدی الیسمین مذہب کی تکرار کر رہے تے حضرت کو دیکھکر آپ کے
حضور مین آئے اور منصفانہ اپنا اپنا انفصال مباحثہ چاہا آپنے حال

دریافت کیا اور ہر ایک سے برہان قاطع وحجت ساطع شرف اور فوق اپنی اپنے
مذہب کے پوچھی محمدی نے کہا کہ ہمارے احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم
حبیب رب العالمین خاتم المرسلین ہین یہی دلیل کافی اور وافی ہے اور نصرانی نے
نے کہا کہ میرے پیغمبر حضرت عیسے علیہ السلام مردیکو زندہ کرتے تھے یہ برہان
قاطع ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ دلیل قطعی شرف عیسے علیہ السلام کی نہین
ہوسکتی کہ عیسے قم باذن اللہ کہکر مردہ کو زندہ کرتے تے اور امت محمدی مین
اکثر ادنے ادنے آدمی کو یہ رتبہ حاصل ہے کہ قم باذنی کہکر مردیکو زندہ کر دیتے ہین
کیا یہ امر ہرگز ممکن الوقوع نہین ہے اور اگر البتہ یہ امر بچشم خود دیکھون تو لا ریب
مذہب عیسوی سے باز آؤن اور دین محمدی اختیار کرون پس حضرت عیسے
زمان سوسے دوران اوس عیسائی کو ہمراہ رکاب گورستان مین لیگئے اور
ایک قبر کہنہ پر کہڑے ہوکر زبان معجز بیان سے فقط قم فرمایا بمجرد ارشاد اس
حکم کے وہ مردہ کہنہ از سر نو زندہ ہوکر قبر سے باہر نکل آیا اور کلمہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پڑہنے لگا پس وہ نصرانی یہ ماجرائے شگرف دیکہکر قائل ہوا
اور مذہب عیسوی کو چہوڑکر دین محمدی اختیار کیا شعر تعالی اللہ وہ محبوب
خدا کیا رشک عیسے ہے ❊ کہ ہر اک ذرہ اوسکے فیض سے عیسے وسوسے ہی ❊
شیخ بقا کہتے ہین کہ ایکروز کوئی پیر مرد حضرت سراپا عظمت کے پاس آیا
اور ایک لڑکا نوجوان اپنی ہمراہ لایا جناب کرامت مآب سے عرض کیا کہ یہ

میرا لڑکا ہے آپ اسکے حق مین دعا کیجیے حالانکہ فی الواقع وہ اوسکا بیٹا نتہا مگر
یہ کلام بد انجام گستاخانہ بطور مضحکہ اوسنے کہا تہا بمجرد استماع اس سخن دروغ بے فروغ
کے آتش غضب حضرت مظہر اسرار واحد القہار کی شعلہ زن ہوی اور بسبب
شدت وحدت غضب محبوب رب کی اطراف بغداد مین آگ لگ گئی تا
بحدیکہ نصف سواد بغداد جلگیا اور بجہنا اوس آگ کا کسیطور ممکن الوقوع نتہا
راوی کہتا ہے کہ مین اوسوقت حضرت کے پاس گیا اور ترسان اور لرزان
عرض کیا کہ یا سیدی **نظم** آیت رحمت خدا ہو تم * مظہر ذات کبریا ہو تم *
الغیاث الغیاث بہر خدا * رحم فرماؤ اب امام ہدے * بارے آتش غضب
اوس مقبول کی فرو ہوئی فوراً آگ بجہ گئی اے گدایان آستانہ قادریہ واے
فقیر خاندان غوثیہ جاننا چاہیے کہ فی الحقیقت غضب اوسکا قہر الٰہی اور رحم
اوسکا فضل نامتناہی پس بواسطۂ حصول رحمت وشفقت و وصول رافت
وعنایت اوس عنوان فرمان اکرم ایزد سبحان ومطلع ومقطع دیوان افضال حنان
منان کے یہ قصیدۂ حمیدہ ہمیشہ بصدق دل وخلوص نیت پڑہا کرتو بلائے
قہر الٰہی سے خلاص اور فضل نامتناہی کا خاص ہووے **قصیدۂ قادریہ**

سراپا صورت وسیرت مین وہ شکل پیمبر ہے	شجاعت شوکت وحشمت مین جون علی کوثر ساقی ہے
خود خلق حسینی کا وہی واللہ مصدر ہے	جمال وجلوۂ حسن حسن کا وہی مظہر ہے
وہ درگاہ شہ محبوب حق کعبہ سے بہتر ہے	کہ عرض چرخ فرش عرش کرسی جسکا منبر ہے

زیارت اوسکے درگہ کی مجھے کعبے سے بہتر ہے
طوافِ کوچۂ بغداد مجکو حج اکبر ہے

گدا اس آستانکا حکمران سجاد و رہبر ہے
غلام در ترا یا شاہ شاہِ ہفت کشور ہے

تری شوقِ زیارت میں جو میری چشم تر ہے
ہر اک مژگان ہے فوارہ ہر اک قطرہ سمندر ہے

نگاہ لطف کا امیدوار اے شہ یہ حقیر ہے
جبین فرسا جو ہر صبح و مسا یہ تیری در پر ہے

زمین بغداد کی ہے مطلع الانوار عرفان کے
کہ ہر ذرہ وہانکا روکشِ مہر منور ہے

وہ در واللہ باب العرش چرخ ہفتمین فرش ہے
تری درگاہ بیت اللہ اے محبوب داور ہے

تری درگاہ تک پہونچوں تمنا ہے یہی میری
یہی مقصد یہی امید میری تجھسے سرور ہے

بچھاؤں فرش آنکھوں کا کروں جاروب مژگانکی
رسائی درگہ شہ تک اگر میرا مقدر ہے

یہ فیضِ عشق ہے تیرا کہ روتی روتی ابتک میرا
ہر اک لخت جگر ہے لعل ہر اک اشک گوہر ہے

رہ عشق الٰہی میں مجھے کیا خوفِ گمرا ہے
کہ عشقِ عاشق و معشوق جو اب تیرا رہبر ہے

مجھے کیونکر نہو قرب خدا محبوب حق حاصل
مرا ہادی و حامی تجھسا جب اللہ اکبر ہے

شب ہجران ہو روز وصل دیکھوں گر رخ انور
کہ روئے آفتاب میں بازخورشید خاور ہے

نہیں ہے تاب شاہا تیری مشتاقِ زیارت کو
ذرا اللہ منہ دکھلا دل بیتاب مضطر ہے

صبا بہر خدا کردے خبر اوس رشک عیسی کو
کہ تیری عاشق دیدار کا اب حال ابتر ہے

ذرا سن الغیاث اے غوث اعظم از پئے خالق
لب جان بخش دکھلا دے کہ میری جان لب پر ہے

یہی میں چشم رکھتا ہوں قدم رکھ چشم پر میری
ترے دیدار کا نور نظر یہ عین منتظر ہے

کروں ختم سخن اب میں کہ لکھتے لکھتے حال دل
ہوا شق سینۂ کلک و دوسر سرسوز دفتر ہے

امیر خستہ دل کی یہ دعا ہے غوث اکبر سے	قیامت تک رہی جاروب کش یہ تیری درگاہ کا

یَا رَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ حُبِّ مَحْبُوْبِکَ وَهَبْ لِیْ مِنْ عِشْقِ مَعْشُوْقِکَ

روایت وفات شیخ عبدالوہاب قدس سرہ العزیز فرزند ارجمند آنحضرت کے فرماتے ہین کہ آفتاب طلوع نہین ہوتا جبتک حضرت مشرق خورشید عرفان مطلع ماہ قرب یزدان کو سلام نکرے اور سال شروع نہین ہوتا تا آنکہ حال آئندہ سعد اور نحس سے اوس مصدر اسرار الٰہی مظہر انوار نامتناہی کو خبر ندے علی ہذا القیاس ہر ماہ و ہر ہفتہ ہر روز چنانچہ ایکبار محفل فیض منزل مین چند مشائخ بیٹھے تھے کہ ایک مرد جوان خوبصورت خوش سیرت نے آکر کہا السلام علیک یا ولی اللہ مین ماہ رجب واسطے اطلاع حال تہنیت مآل خیر وصلاح خوبی وفلاح خلق اللہ مقدر اپنے کے حاضر ہوا ہون چنانچہ ماہ مذکور مین بجز خیر وخوبی خوشی وخرمی ظاہر نہوا اور سلخ رجب کو ماہ شعبان نے بصورت کریہ ہیبت قبیح مجلس مین آکر بعد سلام حقیقت پر مصیبت گرانی وارزانی غلہ قتال وجدال قضا وفنا مخلوقات کے عرض کی فی الواقع جیسا اوسنے کہا تہا ویسا ہی ظاہر ہوا اور بعد انقضائے شہر شعبان کے ماہ رمضان نے بشکل حزین وہیکل غمگین حضرت عالی درجت مین حاضر ہوکر بعد سلام احوال پرملال علل وکسل مزاج وہاج سے عرض کیا اور بصد افسوس عرض کیا کہ آج حضور فیض گنجور مین میری آخری حاضری ہے یہ کہکر چلا گیا چنانچہ ماہ مسطور مین مزاج حضرت نبض شناس لقمان

شفا بخش علیلان کا کسلمند ہوا اور آغاز ماہ ربیع الاخر سے مین مرض نے طول کھینچا
راوی کہتا ہے ایک بار بیٹے اوس مرض موت مین حضرت سے وصیت طلب کی
آپنے فرمایا عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَطَاعَتِهٖ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا وَلَا تَرْجُ وَكُلِّ
الْحَوَائِجِ كُلِّهَا اِلَى اللهِ وَاطْلُبْ مِنْهُ وَلَا تَثِقْ بِاَحَدٍ سِوَى اللهِ وَلَا تَعْتَمِدْ
اِلَّا عَلَيْهِ التَّوْحِيْدُ التَّوْحِيْدُ التَّوْحِيْدُ اِجْمَاعُ الْكُلِّ پھر حضرت نے صبح
د اولاد اپنے سے کہ گرد بیٹھے تھے فرمایا کہ میرے پاس علاوہ تمہارے اور لوگ
آئے ہین تم اونکو تعظیم کرو جگہ دو اور بار بار آپ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَغَفَرَ اللهُ لِيْ وَلَكُمْ وَتَابَ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ یک شبانہ روز فرماتے رہے پھر فرمایا انا لا ابالی
بِشَیْءٍ وَ بِمَلَکُ الْمَوت اور وقت سکرات الموت حضرت نے فرمایا اِسْتَعَنْتُ
بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَلَا يَخْشٰى وَلَا يَفُوْتُ وَسُبْحَانَ
اللهِ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ
اللهِ پس سترہوین تاریخ ربیع الثانی ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری کو مرغ روح
پرفتوح نے آشیان عنصر لطیف و کالبد شریف سے پرواز فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مسدس بیان وفات

شاہنشہ سپہر و سر گردون حیم کیوان حشم	فرمان دہ ارض و سما بدر النجوم مہر العلم
شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ شاہ امم	بحر سخا شہر صفا کوہ عطا کان کرم

صد حیف صد افسوس و صد رنج و محن صد درد و غم

زین خاکدان پر الم شد راہیِ ملکِ عدم

گشتہ مشبک سینۂ چرخ برین از تیر غم | گردید ہم چشم زمین از آب اشکِ گریہ ام
چون عاشق سازندۂ ارض و سما لوح و قلم | محبوبِ رب مقبولِ حق مہر عرب ماہ عجم

صد حیف صد افسوس صد رنج و محن صد درد و غم
زین خاکدان پر الم شد راہیِ ملکِ عدم

شد وقوع واقع جانکاہ آن شاہ جہان | گردند بہم چرخ برین حور و ملک شور و فغان
وحش و طیور و انس و جن گشتہ ازین فریاد خوان | شاہنشہ کون و مکان قطب جہان غوث زمان

صد حیف صد افسوس صد رنج و محن صد درد و غم
زین خاکدان پر الم شد راہیِ ملکِ عدم

با چشم تر حال وصال عاشق و معشوق حق | تحریر چون سازم شدہ شق سینۂ کلک و ورق
نخل و حجر ارض و فلک ہر قطرہ ذرہ و بحر و بر | میگوید این با صد فغان یعنی شہ جن و بشر

صد حیف صد افسوس صد رنج و محن صد درد و غم
زین خاکدان پر الم شد راہیِ ملکِ عدم

اکنون امیر آن افسر ہر اولیا و اصفیا | آن سرور حور و ملک آن تاج فرق اتقیا
آن ہادی عشق خدا جل و علی جل و علا | آن حامی دنیا و دین صل علی اصل علی

صد حیف صد افسوس صد رنج و محن صد درد و غم | زین خاکدان پر الم شد راہیِ ملکِ عدم

تمت

منقبت شریف تصنیف زیب سجادۂ قادری خضر جاه مجیبی حضرت شاه علی حبیب فردوس نصیب متخلص به نصر

رحمی بحال ما کن یا پیر غوث اعظمؒ
درمانده ام ز راه تدبیر غوث اعظمؒ

هستیم پا شکسته افتاده ام بکویت
از دست حق پرستم برگیر غوث اعظمؒ

گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را
هستی تو سیف قطع تقدیر غوث اعظمؒ

از لطف دردمندی بر من گذر بفرما
در پا بنالهای دست بگیر غوث اعظمؒ

لغزد چو پای ما از دیوانگی زکویت
در بند زلف خود کن تعزیر غوث اعظمؒ

قلب عیار را ز ره خاک در تو سازد
کز پای بوس تو شد اکسیر غوث اعظمؒ

دارد بصد تمنا از عکس روی پاکت
آئینهٔ دل ما تصویر غوث اعظمؒ

نام مبارک تو در کار مستمندان
دارد چو اسم اعظم تاثیر غوث اعظمؒ

تاراج لشکر غم شد کشور دل من
باز این خرابه را کن تعمیر غوث اعظمؒ

شد زنده از وجود پاک تو دین احمد
در راه حق شد از تو تنویر غوث اعظمؒ

هر عقدهٔ دل من وا از تبسمی کن
در کار من چه داری تاخیر غوث اعظمؒ

نصر غلام حسنت مولای عالمی شد
دارد بحرمت تو توقیر غوث اعظمؒ